|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر 144510190151

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ فاطمہ کا انتقال ہوگیا ،مرحومہ کی ایک بھانجی تھی جس کو انہوں نے بیٹی بنا کرپالا،اس لیے کہ ان کی اپنی کوئی اولاد نہ تھی ،ان کے والد اور شوہر کا انتقال ان کی زندگی میں ہوگیاتھا، مرحومہ کے ورثاء میں والدہ،تین بھائی اور تین بہنیں ہیں ان کے درمیان مرحومہ کا ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا؟

مستفتی: محمد علی

03152775740

**الجواب حامدا ومصلیا**

صورت مسئولہ میں مرحومہ نے جو کچھ نقدی ،زیور ،جائیداد،چھوٹا،بڑا سامان چھوڑاہو اس میں سے پہلے مرحومہ کی تجہیز وتکفین کے متوسط اخراجات نکالے جائیں گے ،پھر اگر مرحومہ کے ذمہ کچھ قرض ہوتو وہ ادا کیا جائے ،پھر اگر مرحومہ نے کوئی جائز وصیت کسی غیر وارث کے حق میں کی ہو تو ایک بٹا تین3/1کی حد تک اس کے مطابق عمل کیا جائے اس کے بعد جو ترکہ بچے اس کو (54) حصوںمیں تقسیم کیا جائے اس میں سے مرحومہ کی والدہ کو9 حصے،مرحومہ کے ہر ایک بھائی کو10حصے،اور مرحومہ کی ہر ایک بہن کو5 حصے دیے جائیں گے۔

6/54

والدہ بھائی بھائی بھائی بہن بہن بہن

1 5

9 10 10 10 5 5 5

یعنی اگر ترکہ (100) روپے ہو تواس میں سے مرحومہ کی والدہ کو(16.666)روپے،مرحومہ کے ہر ایک بھائی کو(18.518)روپے،اور مرحومہ کی ہر ایک بہن کو(9.259)روپے دیے جائیں گے۔



واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ:محمد عباس غفر اللہ لہ ولوالدیہ

جامعہ مدنیہ،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

19/10/1445ھ

28 /04/2024ش

19/10/1445ھ

28 /04/2024ش